50452-رمضان کو دن کے وقت بیوی کی دبر میں جماع کرنے والے شخص کا حکم

سوال

رمضان المبارک میں میری نئی نئی شادی ہوئی تھی، اور میں اپنی بیوی سے دور رہنے پر صبر نہیں کرسکتا تھا، اور روزے کی حالت میں جماع کے بغیر بیوی سے خوشطبعی کرتا تھا، مجھے احساس تک نہ رہا اور میں نے دبر میں وطئ کرڈالی اور انزال بھی ہوگیا تو اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بیوی کی دبر میں وطئ کرنا کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسے کاہن اور نجومیوں کے پاس جانے کے ساتھ ملایا اور اسے کفر کا نام دیا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص حائضہ عورت یا عورت کی دبر میں وطئ کرتا ہے، یا کاہن کے پاس جاتا ہے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ (شریعت) کے ساتھ کفر کیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (135) سنن ابوداود حدیث نمبر (3904) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (639) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (2433) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دبر میں وطئ کرنے والے پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا :

"جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے وہ ملعون ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2162) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (3432) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مندرجہ بالا احادیث میں عورت کی دبر میں وطئ کرنے کی حرمت بیان ہوئی ہے، اور یہ فعل فطرت کے بھی منافی و مخالف ہے، اور اللہ تعالی کے غیظ و غضب کا موجب و باعث اور امراض کا سبب ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

بیوی کی دبر میں وطئ کرنے والے پر کیا واجب ہوتا ہے ؟ اور کیا کسی عالم دین نے اسے مباح بھی قرار دیا ہے ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

رب العالمین :

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے دبر میں وطئ کرنا حرام ہے، اور صحابہ کرام اور تابعین عظام وغیرہ میں سے عام مسلمان آئمہ کرام اس پر متفق ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے :

.{تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے نفسوں کے لیے آگے بھیجو}.

اور صحیح بخاری میں ہے کہ :

یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ اگر مرد اپنی کی پچھلی جانب سے اس کی قبل میں وطئ کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، تو مسلمانوں نے اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرما دی :

.{تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے لیے آگے بھیجو}.

اور حرث یعنی کھیتی بونے والی جگہ کو کہتے ہیں، اور بچہ شرمگاہ میں بویا جاتا ہے، نہ کہ دبر میں .....

دیکھیں : مجموع الفتاوی (267/32).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1103) دیکھیں اس میں عورت کی دبر میں وطئ کرنے کا حکم اور اس کے نفسیاتی اور بدنی برے اثرات بیان کیا گئے.

اور اس کے علاوہ سوال نمبر (6792) کا جواب بھی دیکھیں اس کی دلائل کے ساتھ اس کا حکم بیان ہوا ہے.

اور سوال نمبر (49614) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں خوشطبعی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے جماع نہ کرے، یا انزال نہ ہو، اور بیوی کے ساتھ روزے کی حالت میں جماع کرنا حرام ہے، تو پھر دبر میں وطئ کرنا اور وہ بھی انزال کے ساتھ ؟!

دوم :

اور آپ کے اس فعل کی بنا پر آپ کے روزے پر یہ مرتب ہوتا ہے کہ روزہ فاسد ہونے میں تو کوئی شک و شبہ نہیں، جمہور اہل علم نے بیوی کی دبر میں وطئ کرنے والے شخص پر قضاء اور کفارہ واجب کیا ہے، چاہے انزال ہو یا نہ ہو.

اور اس حکم میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی بھی شریک ہے، اور اس پر بھی قضاء اور کفارہ ہے؛ کیونکہ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس نے آپ کی اطاعت کی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

اس میں کوئی فرق نہیں کہ شرمگاہ قبل ہو یا دبر عورت کی ہو یا مرد کی، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہ کہنا ہے... کیونکہ اس نے رمضان کا روزہ جماع کے ساتھ توڑا ہے تو اس پر وطئ کی طرح کفارہ ہے. انتہی

ماخوذ از المغنی لابن قدامہ المقدسی (27/3) اختصار کے ساتھ.

اور سوال نمبر (38023) کے جواب میں ہے کہ :

"جس نے رمضان المبارک میں دن کے وقت روزے کی حالت میں عمدا اور اختیار کے ساتھ اس طرح جماع کر لیا کہ دونوں شرمگاہیں آپس میں مل گئیں، اور مرد کا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں غائب ہوگیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا، چاہے انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، اسے توبہ کرنی چاہیے اور اس دن کو وہ پورا کرے اور اس پر اس دن کی قضاء اور کفارہ مغلظ ہوگا"

مسلمان شخص کو اللہ تعالی کے تقوی اور پرہیزگاری کی حرص رکھنی چاہیے، اور اس کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے، اور خاص کر اس ماہ مبارک میں جس میں اللہ سبحانہ وتعالی نے صرف تقوی کو پیدا کرنے کے لیے روزے فرض کیے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو}.البقرۃ (183).

واللہ اعلم.